112782 ـ دخول سے قبل بیوی کو تین طلاقیں دے دیں

سوال

دخول سے قبل بیوی کو تین طلاق دے دیں تو اب وہ اس کے لیے کس طرح حلال ہو گی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جس شخص نے بھی اپنی بیوی کو دخول سے قبل طلاق دے دی اگر تو یہ طلاق ایك كلمہ كے ساتھ ہو مثلا تجھے تين طلاق تو اس ميں اہل علم كا اختلاف پايا جاتا ہے:

جمہور اہل علم كہتے ہيں كہ تين طلاق واقع ہو جائينگى اور وہ اس سے بائن كبرى ہو جائيگى اس كے ليے حلال اسى وقت ہو گى جب وہ كسى اور سے نكاح كرے.

ليكن بعض اہل علم كہتے ہيں كہ ايك طلاق ہو گى ليكن وہ اس سے بائن صغرى ہوگى كيونكہ يہ دخول سے قبول طلاق شدہ ہے وہ اسكے ليے نئے نكاح كے ساتھ حلال ہوگى، عطاء و طاؤس، سعيد بن جبير، ابو شعثاء، عمرو بن دينار كا يہى قول ہے اور شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ اور دور حاضر كے كئى ايك علماء نے بھى يہى اختيار كيا ہے، جن ميں شيخ ابن باز اور شيخ ابن عثيمين رحمہم اللہ شامل ہيں.

ديكھيں: المغنى (7 / 282) اور فتاوى الشيخ ابن باز (19 / 146) اور الشرح الممتع (13 / 40).

اور اگر طلاق متفرق كلمات سے ہو مثلا كہے تجھے طلاق تجھے طلاق اور يہ دخول سے قبل ہو چاہے ايك مجلس ميں ہو يا ايك سے زيادہ مجلس ميں تو يہ ايك طلاق واقع ہو گى، اور وہ جمہور فقہاء كے ہاں خاوند سے بائن صغرى ہو جائيگى اس ليے نئے نكاح كے ساتھ اپنے خاوند كے ليے حلال ہو گى.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جس عورت كا دخول نہ ہوا ہو اسے ايك ہى طلاق دى جائيگى، چاہے واقع ہونے كى نيت كى ہو يا كسى اور كى اور چاہے يہ عليحدہ ہو يا متصل، ابو بكر بن عبد الرحمن بن حارث، عكرمہ، نخعى، حماد بن سلمہ، حكم، ثورى، شافعى اور اصحاب الرائے اور ابو عبيد اور ابن المنذر كا يہى قول ہے اسے حكم نے على اور زيد بن ثابت اور ابن مسعود رضى اللہ تعالى عنہم سے بيان كيا ہے"

اس میں علت یہ ہے جیسا ابن قدامہ کا کہنا ہے: " جس کا دخول نہ ہوا ہو وہ عورت ایك طلاق سے ہی بائن ہو جاتی ہے اس پر کوئی عدت نہیں، اس لیے دوسری طلاق بائن کو ہوگی لہذا اسے یہ دوسری طلاق ہونا ممکن نہیں؛ کیونکہ وہ بیوی نہیں بلکہ طلاق تو بیوی کو دی جاتی ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (7 / 367).

اس سے ایك ہی کلمہ میں تین طلاق کو جمع کرنے اور اسے علیحدہ علیحدہ کلمہ میں بولنے کا فرق واضح ہوا، اگرچہ راجح یہی ہے کہ سب حالات میں تین طلاقیں نہیں بلکہ ایك ہی واقع ہو گی.

واللہ اعلم .